علامہ اقبال اور محمد عاکف ایر صوئے کی فکری مماثلتیں

Similarities of Thoughts between Allama Iqbal and Muhammad Akif Airsoye

ڈاکٹر محمد کامران ،پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف اردو لینگوئج اینڈ لٹریچر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Dr. Muhammad Kamran, Professor, Institute of Urdu language and literature, University of Punjab, Lahore

ڈاکٹر شبیر حسن، لیکچرار، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور

Dr. Shabbir Hassan, Lecturer, Dept. of Urdu, University of Education, Lahore

ڈاکٹر عائشہ مقصود، وزٹینگ لیکچرار، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد، لاہور

Dr. Ayesha Maqsood, visiting lecturer, Dept. of Urdu, Govt. College for women, Samanabad, Lahore

ڈاکٹر فرحت جبیں ورک، صدر شعبہ اردو، فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی، راولپنڈی

Dr. Farhat Jabeen Virk, Head of Urdu Department, Fatima Jinah Women University, Rawalpindi

Abstract

Muhammad Akif and Allama Muhammad Iqbal were contemporaries. Allama Iqbal is Pakistan's national poet and Muhammad Akif is Turkey's national poet and the creator of country's national anthem. Both Akif and Iqbal turned to poetry in search of an art form conducive for determinating social and political awareness. Perhaps one of the most significant contributions was their commitment to create awareness about the revival of Muslim Ummah.

Keywords: Awareness, Ummah, Identity, Islam

کلیدی الفاظ: علم، امہ، شناخت، اسلام

علامہ اقبال، عصرِ حاضر کے ایک ایسے نابغۂ روزگار شاعر ہیں جو شاعرِ رفتہ بھی ہیں۔ شاعرِ امروز بھی ہیں اور شاعرِ فردا بھی ___ تین زمانوں کو وحدت کی ایک لڑی میں

پرو کر حیات و کائنات کی فلسفیانہ تعبیر و تشریح کرتے ہوئے علامہ اقبال نے جس آفاقی شعور کا اظہار کیا وہ انہیں دنیا کے ممتاز شاعروں اور مفکروں کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔بقول بختیار حسین صدیقی:

> ”اقبال، شاعر اور فلسفی دونوں حیثیتوں سے ”دیدۂ بینائے قوم“ تھے۔انہوں نے بلاشک و شبہ ”ثقافت کے طبیب“ کا فرض ادا کیا اور ”اجتہادی گہرائیوں“کو دوبارہ حاصل کر کے ایک نئے علمِ کلام کی تعمیر، اسلامی فقہ کی ایک نئی تفسیر اور ”الٰہیات اسلامیہ“ کی ازسرنو تشکیل پر زور دیا اور تعلیم کو ان مقاصد کے حصول کا واحد ذریعہ قرار دیا۔“ (۱)

اقبال کی شاعری کا محور و مرکز قرآن و سنت ہے۔اس سرچشمے سے ملنے والی تخلیقی توانائی اور باطنی روشنی نے فکرِاقبال کی شمعوں کو تابانی اور جاودانی عطا کی۔ ایک خاص سیاسی، سماجی، معاشی اور جغرافیائی پس منظر سے تعلق کے باعث علامہ اقبال نے ایک خاص علاقے اور خاص ملت کو اپنی فکر کا محور و مرکز بنایا مگر درحقیقت وہ ایک آفاقی شاعر تھے، ان کے پیغام کی عالمگیریت، بنی نوع انسان کے لیے ایک قابلِ عمل نظریہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ کائنات میں انسان کی داخلی اور خارجی زندگی کو خوب صورت اور بامعنی بنانے کا درسِ عظیم بھی دیتی ہے۔

اقبال کی فکر کا سرچشمہ قرآنِ کریم ہے۔اقبال نے اس پیامِ سرمدی سے خودی کی روشنی کا سراغ لگا کر فرد کے لیے آزادی و بیداری اورمعرفت کے نئے در وا کر دیے۔انہوں نے خودی کو بیداریِ کائنات قرار دے کر رازِ درون حیات کی گرہ کشائی کی سعیِ جمیل کی۔اقبال کے خیال میں عشق، شوق کی انتہا اور اعلیٰ اقدار و اہداف کی تخلیق کا نام ہے۔عشق ہی انسان کو ذوقِ پرواز عطا کر کے کائنات کی بیکرانیوں کو بے وقعت کر دیتا ہے۔

خودی کا تصور، فکرِاقبال کی کلید ہے۔یہ خودشناسی کے ساتھ ساتھ معرفتِ الٰہی کا در بھی کھولتا ہے۔خودی، انسانی شخصیت کا ایسا جوہر ہے جو عشق سے نمو پاتا ہے۔یہ عشق ہی ہے جو آدابِ خودآگاہی سکھاتا ہے۔جس کے طفیل غلاموں پر، اسرارِ شہنشاہی کھلتے ہیں۔یہ عشق ہے جس نے رومیؒ کو اقبال کا مرشدِ معنوی بنا دیا۔ یہ عشق ہی ہے جس نے رازی کے افکار کو اقبال پر آئینہ کر دیا۔اقبال کے نصابِ حیات میں عشق ہی کائنات کا جوہرِ عظیم اور خودشناسی سے خداشناسی تک کا سفر ہے۔

اسی عشق کو انہوں نے فاتحِ عالم قرار دیا اور اسی عشق کی تفہیم کے لیے حضور اکرمؐ مبعوث ہوئے۔اور یہی عشق کی روشنی، اسلام کا جوہر اعظم ہے۔

علامہ اقبال، اسلام کی ابدیت و حقانیت کے داعی تھے۔وہ اسلام کو روشن خیال اور ترقی پسند مذہب سمجھتے تھے۔وہ موٗحد تھے اور ان کا مشن ترکِ رسوم تھا۔ وہ محبت کی فراوانی اور جہانگیری کو اسلام کا عطر سمجھتے تھے۔

وہ اسلام کے تصورِ مساوات کے داعی تھے۔وہ بندہ و صاحب و محتاج و غنی کو اسلامی مساوات کے عالمگیری معیار کی روشنی میں دیکھتے تھے۔یہ اسلامی تعلیمات سے قربت کا منطقی نتیجہ تھا کہ وہ وطنیت کے جغرافیائی تصورات کی جوئے کم آب سے نکل کر ایک ایسے بحرِ بیکراں میں پہنچ جاتے ہیں جہاں مسلمان کلمۂ حق کی ڈور سے بندھ کر رنگ و نسل اور جغرافیائی خطوں سے ماورا ہو کر ملتِ اسلامیہ کا جزو بن جاتے ہیں۔بقول محمد حامد:

> ”علامہ کا خیال تھا کہ چونکہ معاشرے میں ایسے افراد کی سخت کمی ہے جو اجتہاد کے لیے مناسب صلاحیتیں رکھتے ہوں، اس لیے اس کمی کو ایسے افراد کی کمیٹی سے پورا کیا جا سکتا ہے جن میں ایک طرف علماء ہوں تو دوسری طرف جدید مسایل پر نظر رکھنے والے اسلامی سیرت و کردار کے لوگ ہوں، علماء اور مسلمان قانون دانوں کا اجتماع اس کمی کو دور کر سکتا تھا۔“ (۲)

علامہ اقبال کا عمرانی شعور اور تخلیقی ویژن انہیں اپنے عہد کے مفکرین سے منفرد اور ممتاز کرتا ہے، وہ نبّاضِ عصر تھے۔ان کی نظم و نثر میں پائی جانے والی فکری رفعتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مظفر حسن ملک رقم طراز ہیں:

> ”علامہ بطور ماہرِ عمرانیات بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔ذہنِ رسا کے ساتھ دلِ دردمند اور وسعتِ مطالعہ نے مل کر ان کی شخصیت کو پہلودار بنا دیا تھا۔ان کا کلام مختلف الجہات حیثیت کا حامل ہے لیکن یہ بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے جس قدر توجہ اسلام کی تمدنی اقدار کی تبلیغ میں صرف کی اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔“ (۳)

فکرِاقبال میں پائی جانے والی قرآن و سنت کی روشنی، خودی کی عالمگیریت، عشق کی جہانگیری، توقیرِ آدم کی تبلیغ، اخوت اور مساوات کی فراوانی، امید و رجائیت

اور امتِ مسلمہ کی نشاۃ الثانیہ کے جذبے نے اقبال کے معاصر ترک مفکر، شاعر اور دانشور محمد عاکف کو متاثر کیا۔ محمد عاکف، اقبال کی فکری عظمت کے مداح و معترف تھے۔

محمد عاکف کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے بے اختیار علامہ اقبال یاد آتے ہیں اور علامہ اقبال کی فکر کے سرچشموں کی تلاش کا سفر محمد عاکف کی طرف لے جاتا ہے۔اس کی بنیادی وجہ دونوں اصحاب کا قرآن و سنت پر غیر متزلزل یقین ہے۔

علامہ محمد اقبال کی طرح محمد عاکف کی فکر بھی توحید کی روشنی سے معمور اور عشقِ رسولؐ سے سرشار دکھائی دیتی ہے۔

محمد عاکف، استانبول کے برگنہ ٔ صاری گوزل، کے 'صاری نصوح' نامی مقام میں ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے اور ۲۷/دسمبر ۱۹۳۶ء میں استانبول کی خاک کو منور کر گئے۔(۴)

علامہ اقبال ۹/نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ۲۸/اپریل ۱۹۳۸ء کو سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔(۵)

ایک عہد میں دو عظیم شاعروں اور مفکروں کا ورود اس امر کا غماز ہے کہ رحمتِ ایزدی، ملتِ اسلامیہ کی کشتی کو ساحلِ مراد پر لے جانا چاہتی ہے۔علامہ اقبال اور محمد عاکف، ملتِ اسلامیہ کے فکری افق کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ جن کی شاعری کی ضیاء نے ملتِ اسلامیہ کے بام و در کو فروزاں کر دیا۔

Prof. Dr. SerefAtes کے بقول:

> "It is absolutely a grace from Allah that Turkey and Pakistan, two brother and friend countries, have the great genius poet's Allama Muhammad Iqbal and Mehmet Akif Ersoy. Both shined at the same time in the world of literature and proved themselves. Philosophy of the both great poets was based on solidarity, motivation, self reliance and national commitment. Infact they felt the very same pain of Muslim Ummah and tried simultaneously to convince their nations for independence, and promoted determination with the spirit of dedication and sincerity with the commitment to achieve." (6)

علامہ اقبال کی طرح محمد عاکف بھی خاکِ وطن سے محبت کرنے کے ساتھ کلمۂ توحید کو ملتِ اسلامیہ کی بنیاد سمجھتے تھے۔ دو عظیم شعراء کی فکری میراث کا جوہر، ملتِ اسلامیہ سے محبت و یگانگت ہے:

> "عاکف بہت بڑے محبِ وطن تھے۔ وہ تمام عمر اپنے ملک، اپنی قوم، اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لیے وقف رہے۔" (۷)

محمد عاکف کی تمام زندگی نشیب و فراز کا شکار رہی مگر ان کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہ آئی۔ ان کی تربیت ایک اسلامی گھرانے میں ہوئی، جس کا عکس ان کی حیات و شعری سفر میں جابجا دکھائی دیتا ہے:

> "عاکف کے والد عالمِ دین تھے اور ان کے گھر میں اسلام کے تمام ارکان پر بڑی پابندی سے عمل کیا جاتا تھا۔ اسلامی نظریات و اعمال ان کی سیرت کے اساس تھے اور جب ان کی فطری صلاحیت اور ان کے مضبوط کردار میں یہ اسلامی نظریات و عمل راسخ ہو گئے تو انہوں نے ان کی اس سمت میں رہ نمائی کی جس طرف عقلِ سلیم انسان کو لے جاتی ہے۔ اسلام سے ان کی عقیدت عقل و شعور پر مبنی تھی۔" (۸)

ڈاکٹر خلیل طوقار (Halil Toker)، محمد عاکف ایر صوئے کو ترکی کا مفکرِ اعظم اور معمار قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "محمد عاکف، ترکی کا ایک ایسا عظیم نام ہے جس کا ترکی میں بڑے چھوٹے سب کے دلوں میں ایک عظیم مرتبہ ہے۔ وہ سب کے لیے عزیز ہیں، وہ سب کے لیے قابلِ احترام ہیں، کیونکہ وہ ترکی کے قومی شاعر اور ترکی کے قومی ترانہ "استقلال مارشی" کے خالق ہیں۔۔۔ انہوں نے عالمِ اسلام اور ترکی کے تاریکیوں سے بھرے بلاخیز عصر میں، یعنی بیسویں صدی میں اپنے کلام اور اپنی تصانیف میں محکوموں کے حقوق اور عالمِ اسلام کی نجات کے لیے اپنی آواز بلند کی۔" (۹)

محمد عاکف، عربی اور فارسی کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ محمد عاکف تک علامہ اقبال کا فارسی کلام پہنچا تو ان پر جہانِ حیرت کے در وا ہو گئے۔ انہیں ایسا محسوس ہوا کہ وہ

اور علامہ اقبال ایک ہی جادۂ فکر کے مسافر ہیں:

> ”محمد عاکف ایرصوئے ترکی کے اولین ادیب ہیں جنہوں نے اقبال کی تصانیف کا غور و خوض سے خود مطالعہ بھی کیا اور مطالعہ کرنے کے بعد ترکی میں اقبال شناسی کا پہلے بیڑا اٹھایا۔ اس وجہ سے یہ کہنا بلامبالغہ نہ ہو گا کہ محمد عاکف ایرصوئے، ترکی میں اقبال کے مداحوں اور محبوں کی زنجیر کا پہلا حلقہ ہیں، جنہوں نے اقبال کے فلسفہ، شاعری اور خیالات کے درخشاں آفتاب کی شعاعیں نہ صرف خود اپنے دل و جان میں جذب کیں بلکہ ان شعاعوں کو اپنے اندر جذب کر کے ترکی کے فرد، فرد تک پہنچانے کی بھرپور کوشش بھی کی۔ محمد عاکف ایرصوئے نے اقبال کا کلام پہلی مرتبہ انقرہ میں ترکی کی جنگِ آزادی کے دوران دیکھا تھا اور پڑھتے ہی یہ محسوس کیا کہ اقبال اپنے کلام میں وہی کہے دیتے ہیں جنہیں خود عاکف کہنا چاہتے تھے۔“(۱۰)

اقبال کا کلام پہلی نظر میں ہی محمد عاکف ایرصوئے کے دل میں اتر گیا۔ انہوں نے اپنے ایک عزیز دوست حافظ عاصم کے نام اپنے خط، مورخہ ۸/مارچ ۱۹۲۵ء میں، علامہ اقبال کے کلام سے اپنے ابتدائی تعارف اور فکری مماثلت کے حوالے سے لکھا تھا:

> ”گزشتہ ہفتے مجھے ہند کے شاعرِاسلام محمد اقبال کی دو منظوم کتابیں (شعری مجموعے) موصول ہوئیں۔ میں نے اس شاعر کا مختصر سا ایک رسالہ انقرہ میں دیکھا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ صاحبِ رسالہ (شعری مجموعہ کا تخلیق کار) مجھ سے کس قدر مشابہت رکھتا ہے۔ مشرق کی زمین میں نشوونما یافتہ صوفی شعراء کی تمام شاعری کا مطالعہ کرنے کے بعد جرمنی میں جا کر مغربی فلسفہ کو اچھا خاصا ہضم کرنے والا اقبال واقعتاً عظیم شاعر ہے۔ ویسے بھی اسلامیانِ ہند میں کوئی ایسا نہ ہو گا جو اقبال کے نام سے واقف نہ ہو اور جسے اس کے اشعار زبانی یاد نہ ہوں، اس کا کلام اردو میں ہونا تو طبعی بات ہے لیکن جو اشعار

میں نے پڑھے ہیں وہ فارسی زبان میں ہیں۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کا خوب مطالعہ کیا ہے اور اس سے دلی عقیدت رکھتا ہے۔ اسے (رومیؒ) کو اپنا مرشد مانتا ہے۔ اس کی دو منظوم کتابوں (شعری مجموعے) میں سے جو میرے پاس پڑی ہوئی ہیں ان میں سے ایک 'پیامِ مشرق' ہے۔ اس میں غزلیں اور قطعات بہت عمدہ ہیں۔ ان میں سے چند کو پڑھ کر میں نے مستانہ وار نعرہ لگا دیا۔ اقبال کی عربی بھی خاصی اچھی ہے۔ اس کی علم و عرفان اور شاعرانہ قدرت کا میری صلاحیتوں سے کیا قیاس، وہ بہت بلندتر ہے۔ لیکن اس کی فارسی دانی کی قدرت، میری ترکی زبان پر عبور سے کچھ کم ہے۔ اگر حضرت کا اسلوب بھی نیا ہوتا تو فارسی ادب میں قیامت برپا ہوتی۔ انشاء اللہ پیامِ مشرق میں موجود کچھ نظموں کو آپ سے لکھواؤں گا۔" (۱۱)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محمد عاکف کی کلامِ اقبال سے والہانہ شیفتگی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وہ جہاں جاتے اقبال کی تصانیف اپنے ہمراہ رکھتے۔ خود بھی سر دھنتے اور دوستوں کو بھی سناتے۔ اس محبت کا بنیادی سبب یہ تھا کہ محمد اقبال کی طرح محمد عاکف بھی اسلامی اقدار کے احیاء کے قائل اور مغربی سامراجی نظام کے خلاف تھے:

"So, basically both Iqbal and Akif were resisting against the hegemony of western colonialism. Indeed both were aspiring for an Islamic renaissance based upon the paradigm of knowledge. Therefore, both poets were aware of the hidden agendas behind western colonialism and in their poems exposed the western notions of freedom and secular pluralism as dangerous masquerades." (12)

علامہ محمد اقبال کی طرح محمد عاکف ایرصوئے بھی عظمتِ رفتہ کے فہم، معاصر دنیا کے علم اور امتِ مسلمہ کے روشن مستقبل کے خواب گر تھے:

"Therefore, both poets in their contexts upheld nationalism based on identity crisis, however both poets also insisted the necessity of revisiting golden principles of socio-political Islam enriched in Quran.....

Muhammad Akif the admirer of Ottoman glory witnessed its decline in the aftermaths of the WW1 and saw the necessity of returning to basic Islam marching along a modern technology." (13)

محمد عاکف اور محمد اقبال کی فکری مماثلتوں کا تجزیہ کیا جائے تو امتِ مسلمہ کے نشاۃ الثانیہ کا خواب اور اسلامی اقدار کا احیاء ان کا مشترکہ فکری جوہر ہے۔ دونوں ہی ادب کو زندگی کا اظہار اور عکاس سمجھتے تھے۔ دونوں نے ہی مساوات، رواداری، اعلیٰ اقدار سے عشق، معرفت، حریتِ فکر اور بہتر انسانی معاشرے کی تشکیل کو بہتر انسانی مستقبل سے مشروط کیا۔

ڈاکٹر خلیل طوقار، محمد عاکف ایرصوئے کی علامہ اقبال سے وابستگی کے حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"محمد عاکف ایرصوئے کے خطوط اور ان کے خیالات اس امر کو آشکار کرتے ہیں کہ اقبال اور ان کا کلام عاکف کے دل و دماغ پر چھائے تھے۔ عاکف کو اقبال اور اقبال کے خیالات و تصورات کے سچے عقیدت مند اور عاشق کہا جائے تو یہ کوئی بے جا نہیں ہو گا۔ اس بات کا ایک ثبوت یہ بھی تھا کہ وہ پیامِ مشرق کو اپنے سرہانے رکھ کر سوتے تھے اور عاکف کے دل میں اقبال کا مقام اس درجہ بلند تھا کہ انہوں نے اپنی نظم "صنعت کار" (فنکار) میں اقبال سے ماخوذ چند اشعار کا ترجمہ بھی شامل کیا تھا۔ وہ نظم کچھ یوں ہے:

فغان سے اس اضطراب کا اقرار کرانا ایک خواب ہے
کہتے ہیں شاعرِ ہند و فلسفی اقبال
دلوں کو جوش و خروش میں ڈالا
ولولہ خیز صدائیں میرے دل کی
میں اس نغمے سے جوش میں آیا ہوں
لیکن اس کو ترنم کرنا ممکن نہیں ہے" (۱۴)

علامہ محمد اقبال اور محمد عاکف کی فکری مماثلتوں کی جڑیں اس عظیم الشان تہذیب میں پیوست ہیں جسے ملتِ اسلامیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ چناں چہ محمد اقبال اور محمد عاکف کے افکار کا تقابل کیا جائے تو ان میں پایا جانے والا سوز اور ملتِ اسلامیہ سے غیر مشروط وابستگی کا جوہر مشترکہ میراث دکھائی دیتا ہے۔ دونوں شعراء نے ہی مغرب پرستی اور مادیت پرستی کی نفی کرتے ہوئے ملتِ اسلامیہ کے روشن اور

تابناک مستقبل کا خواب دیکھا ہے۔اقبال نے بخارا اور سمرقند تک امتِ مسلمہ کو جو ولولۂ تازہ دیا اور جس طرح نیل کے ساحل سے تابخاکِ کاشغر، امتِ مسلمہ کو ایک ہونے کا پیغام دیا، وہی پیغام محمد عاکف کی شاعری کا جوہرِاعظم ہے۔

اقبال اور عاکف امید اور رجائیت کے شاعر تھے۔اقبال کے افکار کی یہی روشنی، محمد عاکف کی شاعری کا نور بن گئی:

اگر عثمانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا (۱۵)

حوالہ جات

۱۔ بختیار حسین صدیقی، اقبال بحیثیت مفکر تعلیم، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۳ء، ص 125

۲۔ محمد حامد، افکارِ اقبال، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۶ء، ص۱۱۷

۳۔ ڈاکٹر مظفر حسن ملک، اقبال اور ثقافت،لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۶ء، ص۱۵

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر علی نہاد تارلان، ڈاکٹر محمد صابر، محمد عاکف، لاہور: علاقائی ثقافتی ادارہ (آر۔سی۔ڈی)، ۱۹۷۰ء، ص۴۔۷

۵۔ ڈاکٹر خلیل طوقار، ڈاکٹر محمد کامران۔ محمد اقبال اور محمد عاکف: دو عہد ساز شاعر،لاہور: ماورا پبلشرز، ۲۰۱۸ء، ص۱۳۔۱۷

۶۔ ایضاً، ص۱۱

۷۔ پروفیسر ڈاکٹر علی نہاد تارلان، ڈاکٹر محمد صابر، محمد عاکف،ص۱۹

۸۔ ایضاً، ص۳۳

۹۔ ڈاکٹر خلیل طوقار، ڈاکٹر محمد کامران۔ محمد اقبال اور محمد عاکف: دو عہد ساز شاعر، ص۴۱۔۴۷

۱۰۔ ایضاً، ص۴۹

۱۱۔ ایضاً، ص۴۹۔۵۰

-12 Khurshid Alam, Rizwan Akhtar, M. Kamran. "Revolution Through Revelation: A Comparative Study of Muhammad Iqbal's and Muhammad Akif's Poetics". in Iqbal Review 61:4, Oct-Dec 2020, P. 95

-13 Khurshid Alam, Rizwan Akhtar, M. Kamran. "Revolution Through Revelation: A Comparative Study of Muhammad Iqbal's and Muhammad Akif's Poetics". in Iqbal Review 61:4, Oct-Dec 2020, P. 94

۱۴۔ ایضاً، ص۵۵

۱۵۔ کلیاتِ اقبال، ص۲۹۸